(36)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ باوجود شدید بارشوں کے جلسہ سالانہ کے دوران موسم بہت اچھا رہا

ہماری جماعت کو اس لیے قائم کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت کو دنیا میں قائم کیا جائے

(فرمودہ 2 جنوری 1959ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''جلسہ سالانہ کے موقع پر موسم کا سوال ایسا ہوتا ہے جو انسانی اختیار میں نہیں ہوتا اور نہ اس کے متعلق کوئی تدبیر کارگر ہوسکتی ہے۔ اِس دفعہ جلسہ سالانہ سے قبل اتنی بارش ہوئی کہ منتظمین گھبرا گئے اور انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ تمام تنور خراب ہوگئے ہیں اب ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کریں۔ صرف یہی ہوسکتا ہے کہ لنگر خانہ کے تنوروں پر گزارہ کیا جائے اور مہمانوں کو تلقین کی جائے کہ وہ تھوڑے کھانا پر اکتفا کرلیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے عاجز بندوں کی دُعاؤں کو قبول کیا اور بارش کے بعد جلسہ سالانہ کے ایام بڑے آرام سے گزر گئے اور منتظمین نے مہمانوں کو کھانا بھی سہولت سے کھلا لیا۔

مجھے یاد ہے جب سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الہامِ الٰہی سے جلسہ سالانہ

کی بنیاد رکھی ہے صرف 1928ء میں 28 دسمبر کو جلسہ کے موقع پر بارش ہوئی۔ جب بارش قریباً سارا دن جاری رہی تو میں نے ایک اعلان لکھا جس میں یہ ذکر کیا کہ چونکہ بارش کی وجہ سے سب دوستوں کا ایک جگہ جمع ہو کر دُعا کرنا مشکل ہے اس لیے سواپانچ بجے میں دُعا کروں گا سب دوست اپنے اپنے کمروں میں اُس وقت دُعا میں شامل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ ابھی اُس اعلان کی نقلیں ہی ہو رہی تھیں کہ بارش بند ہوگئی اور اُس نے مجھے قریباً دو گھنٹہ تک اِس امر پر تقریر کرنے کی توفیق عطا فرما دی کہ قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور اُس کے مطالب کے سمجھنے کے لیے کن امور پر غور کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ اس تقریر کے دوران میں بھی تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد بارش ہوتی رہی مگر لوگ شوق سے بیٹھے رہے اور اس طرح ہمارا جلسہ بخیر و خوبی گزر گیا۔

اِسی طرح 1946ء کے جلسہ سالانہ میں بھی آخری روز شدید بارش ہوئی مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے تقریر کرنے کی توفیق عطا فرما دی۔ غرض اللہ تعالیٰ نے ہر جلسہ پر فضل کیا اور بارش کی وجہ سے اس میں کوئی روک پیدا نہیں ہوئی۔ جلسہ سالانہ کے بعد بالعموم سردی زیادہ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اِس دفعہ بھی سردی زیادہ ہوگئی ہے اِس لیے جلسہ کی تقریروں اور ملاقاتوں کی وجہ سے جو کوفت مجھے ہوئی اُسے دور کرنے کا بہت کم موقع ملا۔ اِس کے علاوہ مجھے ٹانگ میں درد کی تکلیف تھی اور زبان پر زخم تھے۔ میرا خیال تھا کہ غالباً میں جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریریں نہیں کرسکوں گا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے میں نے جلسہ پر پچھلے سال سے بھی لمبی تقریریں کی ہیں اور اِس کے باوجود گو ابھی تکلیف موجود ہے لیکن خراش اور زخم زیادہ نہیں ہوئے اور جو تکلیف باقی ہے وہ بھی خدا تعالیٰ نے فضل کیا تو دور ہو جائے گی۔ گھبراہٹ اِس وجہ سے ہے کہ ٹانگ کی تکلیف پر دسواں مہینہ جا رہا ہے اور ابھی تک یہ تکلیف دور نہیں ہوئی۔ ایسا نہ ہو کہ یہ تکلیف مُزْمِن[1] ہو جائے لیکن اگر خدا تعالیٰ نے فضل کیا اور سردی کم ہوگئی تو جہاں عام کمزوری دور ہو جائے گی وہاں ٹانگ کی درد میں بھی کمی آ جائے گی اور جسم میں بھی طاقت پیدا ہو جائے گی۔ موجودہ بیماری کی وجہ سے میں زیادہ چل پھر نہیں سکتا لیکن اِس سے پہلے میں جب مری میں تھا تو دو دو میل تک سَیر کے لیے چلا جاتا۔ جابہ آیا تو وہاں ایک میل تک چلنا بھی دوبھر معلوم ہوتا تھا بلکہ بعض دفعہ دو تین فرلانگ چلنے سے تکلیف محسوس ہوتی تھی۔ گرمی کے آنے پر جسم میں طاقت آ گئی تو میں پھر اِنْشَاءَ اللّٰہُ چلنے پھرنے لگوں گا جس سے صحت میں فرق پڑ جائے گا۔ سارا دن بیٹھے رہنے

سے صحت پر کوئی اچھا اثر نہیں پڑتا۔ جو شخص ہر وقت بیٹھا رہتا ہے اس کی صحت بگڑ جاتی ہے۔ اس لیے جب تک مجھے چلنے پھرنے کی توفیق تھی میری طبیعت بحال رہتی تھی۔ اب بھی جب میں چلنے پھرنے لگوں گا تو طبیعت سنبھلنی شروع ہو جائے گی۔

بہرحال اللہ تعالیٰ نے اِس جلسہ کے موقع پر ہمیں سمجھایا ہے کہ سارے کام خدا تعالیٰ ہی کرتا ہے اور جب ہمارے سب کام اللہ تعالیٰ نے ہی کرنے ہیں تو ہماری جماعت کو ہمیشہ اپنی نظر خدا تعالیٰ پر رکھنی چاہیے۔ وہی جماعت کی ترقی اور اسلام کو دوبارہ غالب کرنے کے سامان کرے گا۔ اِس میں کوئی شُبہ نہیں کہ اِس وقت سب سے زیادہ مظلوم اسلام ہے اور باوجود اِس کے کہ اسلام نے سارے اَدیان کی تعریف کی ہے اور تمام پچھلے انبیاء کی عزّت کی ہے ان انبیاء کی امتوں کے لوگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں۔ یہ چیز اللہ تعالیٰ کی غیرت کو جوش میں لائی اور اُس نے آپ لوگوں کو اس لیے کھڑا کیا کہ اسلام کی خوبیاں بتا کر اور اس بات کو روشن کر کے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء کی امتوں پر مہربان تھے آپ کی عزّت کو دوبارہ دنیا میں قائم کریں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزّت قائم ہونے سے ہی خدا تعالیٰ کی عزّت دنیا میں قائم ہوگی۔

اِس میں کوئی شُبہ نہیں کہ خدا تعالیٰ ایک بالا ہستی ہے مگر اس میں بھی کوئی شُبہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی عظمت کو دنیا میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی قائم کیا تھا۔ جنگِ بدر کے موقع پر جب مسلمانوں پر کُفّار کا زور بڑھ گیا تو اُس وقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دُعا کی وہ یہی تھی کہ اے اللہ! اگر یہ مختصر سا گروہ جو تیرے نام کو دنیا میں بلند کر رہا ہے ہلاک ہو گیا تو قیامت تک دنیا میں تیرا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا۔[2] بیشک خدا، خدا ہی ہے اور بندہ، بندہ ہی ہے لیکن اِس میں بھی کوئی شُبہ نہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی عزّت کو دنیا میں قائم کیا تھا اور اگر دنیا میں خدا تعالیٰ کا نام باقی رہ سکتا ہے تو اِسی صورت میں رہ سکتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام باقی رہے۔

پس اپنی جانوں کی خاطر ہی نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدا تعالیٰ کی خاطر ہمیں یہ دُعائیں کرتے رہنا چاہیے کہ اے اللہ! جو کچھ ہم کر رہے ہیں اِس سے صرف ہمیں عزّت حاصل نہیں

ہوتی بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تیری ذات کو بھی عزّت حاصل ہوتی ہے۔ اِس لیے تُو ہماری مدد فرما اور ہماری تائید میں اپنے فرشتوں کو نازل فرما، تا تیرا نام بھی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھی دنیا میں روشن ہو اور قرآن کریم کی صداقت دنیا پر ظاہر ہو"۔

(الفضل یکم فروری 1959ء)

---

1 : مُزمِن : پرانا ، دیرینہ، کہنہ (خصوصًا مرض)(اردو لغت تاریخی اصول پر جلد 17 صفحہ 940 کراچی 2000ء)

2 : صحیح مسلم کتاب الجهاد باب الامْداد بالملائكةِ فی غزوة بدْرٍ و اباحةِ الغنائمِ